## سوال

(132) وطنیت اور سیاست کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی انسان کیلیے یا مومن کیلیے یہ کہنا حرام ہے کہ (أنا وطنی) ''میں وطن پرست ہوں۔'' (''وطن پرست،، سے لغوی معنی ''وطن کا پجاری،، مراد نہیں، بلکہ وہ مفہوم مراد ہے جو عرف عام میں سمجھا جاتا ہے۔ یعنی اپنے ملک کو زیادہ اہمیت دینے والا، اپنے وطن اور اہل وطن کے فائدہ کے لیے بڑھ چڑھ کر کام کرنے والا۔) کیا کسی انسان کیلیے داخلی یا خارجی سیاست پر بات کرنا حرام ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کیلیے فخر کی سب سے بڑی بات اور اس کا بلند ترین مقام یہ ہے کہ وہ اسلام کی طرف منسوب ہو اور دین کی تائید و نصرت اور اعلائے کلمة اللہ کے لیے فی سبیل اللہ جہاد کرے۔ مسلمان کو کہنا چاہیے: ''میں مسلم ہوں'' اس سے اس کی شان اور درجہ زیادہ بلند ہوتا ہے۔ دین اسلام اور اخوت اسلامی ہی سے اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتحاد پیدا فرمائے گا۔ وطنیت کے نعرے اور تخریب اور مسلمانوں کے باہمی افتراق کا ذریعہ ہیں، جب کہ اس سے مقصود دوسرے ممالک کے مسلمانوں پر اپنی برتری کا اظہار ہو۔ اگر محض تعارف کیلیے وطن کا ذکر کیا جائے، مقصد یہ ہو کہ میں فلاں ملک کا باشندہ ہوں دوسرے کسی ملک کا نہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ فضیلة الشیخ عبدالعزیز بن باز مدظلہ نے قومیت کے متعلق ایک رسالہ بھی تصنیف کیا ہے۔

امت اور قوم کی داخلی اور خارجی سیاست پر بات کرنا حرام نہیں بشرطیکہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہو اور ایسے فتنے پیدا نہ ہوں جن کا نتیجہ افتراق' بزدلی' ناکامی اور تنزل ہو۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنة الدائمة۔ رکن: عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان، نائب صدر: عبدالرزاق عفیفی، صدر عبدالعزیز بن باز فتویٰ (۸۹۷۳)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

**فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ**

**جلد دوم- صفحہ 145**

محدث فتویٰ